Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳/۷۸ نمبر ۲۴۲ | جمعرات ۱۱۔جمادی الاول ۱۴۱۴ھ ۲۸ اخاء ۱۳۷۲ھش ۲۸۔اکتوبر ۱۹۹۳ء

دنیا کے کناروں تک خدا کا نام پھیلادو

ہمت کرو اور بڑھتے چلے جاؤ اور دنیا کے کناروں تک جاکر خدا کے نام کو پھیلادو۔ اس راستہ میں تمہیں جو بھی قربانی کرنی پڑے اس سے مت گھبراؤ اور نہ رکو۔ اگر تمہیں اس راہ میں اپنی عزیز سے عزیز چیز بھی قربان کرنی پڑے تو کرو اور صرف ایک مقصد لے کر کھڑے ہو جاؤ۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

ساری دنیا کے خدام وانصار ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۲۲۔اکتوبر کا خلاصہ جو حسب معمول چار مواصلاتی سیاروں کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا

(اس خطبہ کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۲۲۔ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا بھر کے خدام وانصار کو نصیحت فرمائی ہے کہ وہ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں۔ اسی میں دنیا کی عزت اور وقار ہے اور اسی میں دین کی بھلائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تبتل کے مضمون میں اس اہم اصول کا ذکر فرمایا کہ جب بھی دل میں کوئی نیکی کی تحریک ہو اسے فوراً عمل میں ڈھال کر تبتل حاصل کرنے کا ذریعہ بنالیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا سے بے رغبت ہو جائیں۔ عورتوں کو ورثے میں ان کا حق دیں خاندانی جھگڑے حل کرنے کے لئے اپنا حق چھوڑ دیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم نسیم مہدی صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی بیگم صاحبہ محترمہ فیضیہ کی وفات پر ان کے اوصاف حسنہ کا احسن رنگ میں ذکر فرمایا اور ان کا جنازہ پڑھایا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ حسب معمول چار مواصلاتی سیاروں کے باہمی رابطے سے دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ خطبہ کے آغاز میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حسب سابق اس دفعہ بھی خطبہ کے آغاز میں مختلف ممالک کی مختلف جماعتوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے جن کے دینی اجتماعات / جلسے منعقد ہو رہے ہیں۔ مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد۔ مجلس خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش کا سالانہ اجتماع۔ مجلس انصار اللہ ضلع سیالکوٹ' لودھراں' حلقہ بیت التوحید لاہور' لجنہ اماء اللہ و ناصرات یادگیر (ہندوستان)' لجنہ اماء اللہ کیرالا (بھارت) صوبائی اجتماع' مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ۱۶۔واں سالانہ اجتماع' اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا ۱۵۔واں سالانہ اجتماع۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بھارت کی مجلس خدام الاحمدیہ کا اجتماع تو پرانا ہے۔ جب تقسیم ملک سے پہلے سالانہ اجتماع ہوتا تھا تو وہ بھارت ہی میں ہوتا تھا اور پاکستان میں ہونے والے اجتماعات کی گنتی وہیں سے شروع کی گئی تھی۔ تعجب ہے کہ بھارت کی مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنا سلسلہ کیوں ماضی سے کاٹ لیا؟ اگر بھارت کے ملک کا بطور ملک الگ اجتماع ہے تو یہ تو محض چند سال کی بات ہے کہ میں نے یہ اعلان کیا تھا کہ ہر ملک میں علیحدہ علیحدہ ذیلی تنظیموں کے سربراہان ہوں گے۔ تب بھی یہ ۱۶۔واں نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماء اللہ بھارت کے صوبائی اجتماع اور جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ۔ٹوباگو۔ کا ذکر فرمایا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بہت فعال مجلس ہے جو میری توقعات سے بہت بڑھ کر مخلص اور فدائی ہے۔ اس مجلس نے ان دنوں میں بھی جب کہ بہت گھمبیر مسائل نے ان کو گھیر رکھا تھا بڑے حوصلے سے وقت گزارا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کا پھل بھی عطا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے اور دنیا بھر کی مجالس خدام الاحمدیہ کو اپنے اپنے ممالک میں توفیق دے کہ وہ اپنی روایات کو زندہ رکھیں اور ہر جگہ اپنی اپنی حیثیت کو مثالی بنادیں۔

سیالکوٹ کی جماعتوں کا ذکر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیالکوٹ کی جماعتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس ضلع کی جماعتیں دنیا بھر میں ایک خاص اہمیت کی حامل ہیں۔ جب جماعت احمدیہ کا آغاز ہوا تو گورداسپور کے بعد جس ضلع نے سب سے زیادہ احمدیت کو قبول کیا اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی آواز پر لبیک کہا وہ یہ سیالکوٹ کا ہی ضلع تھا۔ اس ضلع کے احمدیوں پر اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ آج ساری دنیا میں ان احمدی بزرگوں کی اولادیں اپنے باپ دادا کی خدمات کا پھل کھا رہی ہیں۔ حیرت ہے کہ کتنی بڑی تعداد میں لوگ اس ضلع سے اٹھے اور ساری دنیا میں پھیل گئے۔ اور آج دنیا بھر میں سیالکوٹ کی جماعتوں کی نسلوں کے ذریعے ان کی خدمات زندہ ہو رہی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کے بعد کیا ہوا؟ یہ اللہ جانتا ہے کہ کیا ہوا؟ اس جماعت کے لوگ دین کی خدمت میں کم ہو گئے اور دنیا کے دھندوں میں زیادہ بڑھ گئے۔ دین پر سیاست کو ترجیح دینے لگے خاندانی رقابتیں ابھر آئیں۔ دنیا کی چوھدراہٹوں میں عزتیں تلاش کرنے لگے۔ اور اس کے نتیجے میں اپنا سب وقار کھو بیٹھے۔

مسلسل صفحہ ۲ پر

محترمہ فیضیہ مہدی صاحبہ

کو سپرد خاک کردیا گیا

ربوہ: ۲۷۔ اکتوبر۔ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر جماعت کینیڈا کی اہلیہ محترمہ اور مکرم مولانا عبدالعزیز صاحب بھامڑی کی صاحبزادی محترمہ فیضیہ مہدی صاحبہ کو آج دوپہر ساڑھے گیارہ بجے بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کردیا گیا۔ موصوفہ کا جنازہ محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے شرقی حصہ میں پڑھایا۔ جنازہ پڑھنے والوں میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ بھی شامل تھے۔ صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان' وکلاء تحریک جدید' مربیان سلسلہ' اور دیگر جماعتی اداروں کے کارکنان اور دیگر اہل ربوہ کی کثیر تعداد نے جنازہ میں شرکت کی۔ جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ جہاں پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے موصوفہ کے درجات بلند کرے۔ احباب جماعت سے موصوفہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب مربی سلسلہ لیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۱۸۔جولائی ۱۹۹۳ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد سلیمان صاحب ساکن راجن پور شہر کی پوتی اور مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ساکن رحیم یار خان شہر کی نواسی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس کا نام "تہمینہ جاوید" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ وقف نو میں شامل ہے۔ احباب کرام سے درازی عمر' صحت اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

ماضی میں جماعت سیالکوٹ صف اول میں شمار ہوتی تھی مگر وہ مقام ختم ہو گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب کچھ عرصے سے بیداری کا کچھ احساس پیدا ہوا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں انصار اللہ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کے اب دنیا میں تھوڑے دن باقی رہ گئے ہیں۔ وہ اپنی کھوئی ہوئی عزت اور مقام کو حاصل کرنے کی دوبارہ کوشش کریں۔ میری ہمیشہ یہ تمنا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سیالکوٹ کی جماعت کو وہ اقدار اور استعداد دوبارہ عطا کر دے جو حضرت بانی سلسلہ کے دور میں ان کو حاصل تھی۔ اس لئے میری نصیحت ہے کہ ان بزرگ اور اعلیٰ اقدار سے چمٹ جائیں اسی میں زندگی ہے۔ اسی میں دنیا ہے اور اسی میں دین کی عزت و عظمت ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب سے وہ وباء پڑی ہے جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ سیالکوٹ کی جماعتوں کا نہ دین رہا ہے نہ دنیا رہی ہے۔ وہ لوگ جن کے بارے میں جماعت کے افراد تصور بھی نہیں کر سکتے تھے وہ جماعت کو گالیاں دینے اور حضرت بانی سلسلہ کی عزت پر زبان درازی کرنے کی جرأت کرنے لگے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ زندہ رہنے کے طریق نہیں۔ کہ دنیا سے کٹ کر دنیا کے سامنے بچھ کر زندہ رہا جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ساری دنیا کے خدام و انصار اس بات کو یاد رکھیں کہ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں۔ اگر ایسا نہ کیا تو ہر قدم تنزل کی طرف اٹھتا جائے گا۔ یہی تبتل کا مضمون ہے۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ہمیشہ کے لئے یہ راز ہمیں سمجھا دیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا باقی جماعتوں کے لئے بھی یہی پیغام ہے۔

لجنہ بھارت کا تعریفی ذکر

بھارت کی لجنہ اماء اللہ کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہندوستان کی لجنہ بہت اچھی اور بیدار جماعت ہے۔ اور اپنی کارکردگی میں بعض اوقات مردوں سے بھی آگے بڑھ جاتی ہیں اللہ تعالیٰ ان لجنات کو اپنے فضل سے نیکیوں میں آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں مَیں نے ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے کو بہترین قصہ قرار دیا ہے۔ اس پر میرے ایک استاد نے جن کا بڑا احترام میرے دل میں ہے۔ اور جو قرآن کریم اور عربی پر بڑی گہری نظر رکھتے ہیں انہوں نے مجھے لکھا ہے کہ کلام الٰہی میں احسن القصص کے لفظ میں ق کے نیچے زیر نہیں ہے بلکہ زبر ہے۔ اس سے یہ لفظ 'قصہ کی جمع نہیں ہے بلکہ ایک اور لفظ ہے جس کا مطلب تتبع کرنا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں بڑے ادب سے ان کا مشورہ قبول کرنے سے قاصر ہوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لغات اور خصوصاً لغت حضرت امام راغب کے حوالے سے واضح فرمایا کہ قصہ کی جمع کو ہی قصص قرار دیا گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے ان استاد کا مجھ پر بڑا احسان ہے کہ جو بات ان کے علم کے مطابق درست نہ ہو اس میں وہ ضرور متوجہ کرتے ہیں اور جھوٹے خوف یا جھوٹے ادب کا غلط تصور قائم نہیں کرتے یا میرے تقویٰ کا غلط تصور نہیں رکھتے کہ اگر انہوں نے مجھے توجہ دلائی تو میں برا مناؤں گا۔ لہذا اور علماء بھی جو یہ خیال رکھتے ہیں وہ جان لیں کہ ق کی زبر کے ساتھ قصص کا لفظ قصہ کی جمع کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔

انسان کے اندر نیکی کا وقت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں مَیں نے صوفیاء کے ایک قول کا ذکر کیا تھا کہ موتوا قبل ان تموتوا۔ کہ موت آنے سے پہلے خدا کی طرف تبدیلی کی موت کو اختیار کرو۔ آنحضرت ﷺ نے بھی اپنی ایک حدیث میں یہی الفاظ استعمال کئے ہیں۔

اس کی تشریح بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر انسان کے اندر تبدیلی کا ایک وقت آتا ہے۔ نیکی کی ایک موج اٹھتی ہے کلام الٰہی کا مطالعہ کرتے ہوئے۔ احادیث نبوی پڑھتے یا سنتے ہوئے یا حضرت بانی سلسلہ کے ملفوظات کا مطالعہ کرتے ہوئے ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ دل کرتا ہے کہ انسان بے ساختہ کوئی نیک قدم اٹھالے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ وقت ہوتا ہے نیک ارادے کو عمل میں ڈھالنے کا۔ یہ کیفیت مدام نہیں رہتی۔ رمضان میں بعض ایسی راتیں آتی ہیں کہ دل کرتا ہے کہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر دو تو قبل اس کے کہ انسان اور قسم کے مشاغل میں مبتلا ہو جائے یا خدا کی تقدیر اسے ایسی مصیبتوں میں مبتلا کر دے کہ اسے عبادت ہی کے لائق نہ رہنے دے جیسا کہ بعض اوقات ایسی بیماریاں بھی ہو جاتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسے سب احتمالات کو ذہن میں رکھ کر جب بھی دل میں نیکی کی رَو پیدا ہو اس وقت تبتل اختیار کیا جائے اور اس موقعے سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے تبتل اختیار کرنے کے طریقے سمجھا دیئے ہیں کہ زور لگا کر اور کوشش کر کے ممکن ہے تبتل زیادہ مشکل ہو اس لئے ہم تمہیں سمجھا دیتے ہیں کہ ایسے اوقات تم کو ملیں گے کہ اگر تم ان سے فائدہ اٹھا سکو تو تم بدیوں سے بچ سکو گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تبتل کے مضمون کی تشریح میں سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے لئے محویت ضروری ہے اس کا مطلب ہے اللہ میں کھوئے جانا دنیا سے انقطاع اختیار کرنا۔ اگر دنیا سے کاٹا نہیں جائے گا تو اللہ کی صفات حسنہ کے ساتھ اس کا پیوند نہیں لگ سکتا۔ دو محبتیں ایک وقت میں نہیں پل سکتیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اتنا بڑھے کہ ہر دوسرا تعلق کالعدم ہو جائے بلکہ عدم ہو جائے اس کی بہترین مثال حضرت نبی کریم ﷺ کی ذات تھی۔ آپ ﷺ کی روح ایسے اخلاص کے ساتھ اللہ کے آستانے پر جا پڑی کہ غیر کی کوئی ملونی باقی نہ رہی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مرحلہ پر حضرت نبی پاک ﷺ کی سیرت پاک سے تبتل کی کئی مثالیں احادیث میں سے بیان فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بچپن میں مجھے پہاڑوں کی سیر پر جانے کا بہت شوق تھا ہمالیہ کے خوبصورت پہاڑوں پر بڑے شوق سے میں جاتا اور جب واپسی کا مرحلہ آتا تو میں اکثر کسی جگہ رک کر بہادر شاہ ظفر کا یہ شعر پڑھ کر بڑی لذت پاتا۔

جو چمن سے گزرے تو اے صبا تو یہ کہنا بلبل زار سے
کہ خزاں کے دن بھی قریب ہیں نہ لگانا دل کو بہار سے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ دنیا تو عارضی ٹھکانہ ہے۔ جیسے کوئی مسافر راہ چلتے رک کر آرام کرنے لگ جائے۔ اس کے لئے بہترین طریق یہی ہے کہ دنیا سے بے رغبت اور بے نیاز ہو جاؤ۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا اور یہی فعل تمہارے لئے لوگوں کی محبت بھی پیدا کرے گا۔

خاندانی جھگڑوں کی وجہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہماری جماعت کے بہت سے اختلافات اور خاندانی جھگڑے اس نصیحت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ مجھے بہت سے خطوط ایسے ملتے ہیں کہ ادھر باپ نے آنکھیں بند کیں اور ادھر اولاد جائیداد پر لڑ پڑی۔ بعض دفعہ تو بیس بیس پچیس پچیس سال سے مقدمے چل رہے ہوتے ہیں اور کوئی کسی کا فیصلہ نہیں مانتا۔ حتیٰ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بعض دفعہ پھر مجھے جراحی کا عمل کرنا پڑتا ہے کہ قضا کا یہ آخری فیصلہ ہے اسے قبول کرو ورنہ جماعت سے تمہارا تعلق ختم ہو جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس پر بھی بعض لوگوں نے تبتل معکوس اختیار کر لیا اور اس دنیاوی جائیداد کے لئے جماعت ہی سے تعلق توڑ لیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہاں پر حق ہے یا نہیں کا سوال نہیں ہے۔ سوال خدا کی محبت کے حصول کا ہے۔ انسان ایسے موقع پر اللہ کی خاطر حق بھی چھوڑ دیا کرتا ہے۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ حق کے لئے جدوجہد نہیں کرنی۔ مگر جہاں جدوجہد کی حد ختم ہو جائے اور خدا تعالیٰ سے تعلق کا سلسلہ سامنے آجائے تو پھر اللہ کا حکم ہے کہ اپنا حق بھی چھوڑ دو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لوگ بہنوں کے حق بھی مار جاتے ہیں ان کو وراثت کا حصہ نہیں دیتے۔ ابھی پرسوں ہی مجھے ایک عورت کا بڑا دردناک خط ملا ہے عیال دار ہے آٹھ دس بچے ہیں خاوند کی کوئی زیادہ آمد نہیں۔ اس کے آسودہ حال بھائیوں نے اس کا حق مارا ہوا ہے کلام الٰہی تو فرماتا ہے کہ صاحب حیثیت لوگوں کے مال میں سائل اور محروم کا بھی حق ہے۔ مگر یہاں ایسے بھی لوگ ہیں کہ جو اپنے عزیزوں کا حق بھی چھین لیتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قضا کا فیصلہ تو جب بھی ملے اس پر عمل درآمد ہو یا نہ ہو ایک قضا آسمان پر بھی قائم ہے۔ اس سے کون بھاگ کر جا سکتا ہے۔

بہن کو حق دینے کا ایک دلگداز واقعہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بہن کا حق تو اتنا عظیم ہے کہ حضرت عمرؓ کو پتہ چلا کہ ایک

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ مظفر احمد

میزبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

نام و نسب

آپ کا نام خالد بن زید تھا۔ نام کی نسبت کنیت ابوایوب زیادہ مشہور ہوئی۔ خزرج قبیلہ کے خاندان نجار سے آپ کا تعلق تھا یہ وہی خاندان ہے جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ننھیال ہونے کا شرف حاصل ہے حضرت ابوایوبؓ اس خاندان کے رئیس تھے۔ آپ وہ خوش قسمت صحابیؓ ہیں جنہیں عقبہ ثانیہ کے موقعہ پر حاضر ہو کر بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ واپس مدینہ تشریف لائے تو تبلیغ اسلام کرتے رہے۔ چنانچہ آپ کی بیوی نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

مدینہ میں ہجرت رسول نبوت کے تیرھویں سال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں اپنی قوم کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر باذن الٰہی یثرب کی طرف ہجرت فرمائی۔ اہل یثرب کو اطلاع ہوئی تو بے تابی سے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کرنے لگے۔ ابو ایوبؓ اور ان کے ساتھی روزانہ مدینہ سے باہر حضور کے استقبال کے لئے جاتے اور شام کو واپس آ جاتے۔ آخر ان کی امیدیں بر آئیں اور پیغمبر خدا ﷺ صلح و سلامتی کے شہزادے یثرب کے قریب ایک بستی قبا میں تشریف فرما ہوئے۔ اور اس کے بعد یثرب کا قصد فرمایا۔

اہل یثرب کے دل بلیوں اچھل رہے تھے۔ وہ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے کہ خدا کا رسول ﷺ بنفس نفیس ان میں تشریف لا رہا تھا۔ رواج کے مطابق وہ ہتھیار بند اور مسلح ہو کر رسول اللہ ﷺ کے استقبال کے لئے نکل کھڑے ہوئے تھے۔ بچوں نے جاء رسول اللہ جاء رسول اللہ کے نعرہ ہائے بلند سے یثرب کی دیواروں میں گونج پیدا کر دی تھی۔ مدینہ کی بچیاں جنہیں ناصرات کہنا چاہئے آمد رسول پر "آمدنت مبارک" کا تحفہ ترانوں اور نغموں کی صورت میں یوں پیش کر رہی تھیں۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ماد عا للّٰہ داع

کہ وداع کی گھاٹیوں سے آج ہم پر چودھویں کے چاند نے طلوع کیا ہے۔ اللہ کی طرف بلانے والے بلاوے پر ہمارے لئے شکر واجب ہے۔

شرف میزبانی رسول یثرب کی سوئی ہوئی قسمت جاگ اٹھی تھی۔ اب وہ مدینۃ الرسول تھا مدینہ کے ہر شخص کی خواہش تھی کہ خدا کا رسول اس کے گھر مہمان ہو۔ وہ آگے بڑھ بڑھ کر حضور کی بلائیں لیتے اور عرض کرتے حضور ان کے گھر کو برکت بخشیں۔ رسول خدا نے جو یہ شوق میزبانی دیکھا تو کسی کی حوصلہ شکنی گوارا نہ ہوئی فرمایا میری اونٹنی کو آزاد چھوڑ دو جہاں اسے حکم ہو گا ٹھہرے گی۔ یہ سعادت حضرت ابوایوب انصاریؓ کے حصہ میں آئی کہ مشیت ایزدی سے ناقہ رسول قصواء ان کے گھر کے پاس ٹھہر گئی۔ رسول خدا نے ﷺ نے پوچھا کس کا گھر زیادہ قریب ہے۔ ابوایوبؓ آگے بڑھے عرض کی حضور میرے گھر کو شرف میزبانی بخشیں۔ روایات میں آتا ہے انصار مدینہ کا شوق مہمانی اب بھی کم نہ ہوا تھا۔ تب قرعہ اندازی کی گئی تو پھر بھی خوش قسمت ابو ایوب انصاریؓ کے نام نکلا اور اس پر وہ جتنا فخر کریں کم ہے۔ بنو نجار کی لڑکیاں خوشی سے گانے لگیں۔

نحن جواری	لبنی	نجار
یا حبذا محمد	من	جار

محبت رسول ابوایوبؓ مکان کے اوپر کے حصے میں رہتے تھے۔ نچلی منزل حضور کو پیش کر دی۔ ایک رات اتفاق سے اوپر والی منزل میں پانی کا ایک بڑا برتن ٹوٹ گیا۔ پانی بہہ پڑا۔ ابوایوب کو فکر دامن گیر ہوئی۔ کہ مبادا چھت سے پانی بہہ پڑے اور رسول خدا ﷺ کو نچلی منزل میں تکلیف ہو۔ آپ فرماتے ہیں میں اور میری بیوی نے اپنا لحاف پانی پر ڈال کر اسے خشک کر کے دم لیا۔ علی الصبح ابو ایوبؓ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور رات کا واقعہ کہہ سنایا۔ عرض کی حضور اوپر والی منزل میں قیام فرما ہوں۔ ہم نیچے مقیم ہوں گے۔ رسول اللہ نے منظور فرما لیا۔ اور بالاخانے میں رہنے لگے۔

رسول اللہ ﷺ سے ابوایوب کی محبت کا یہ عالم تھا کہ چھ یا سات ماہ کا سارا عرصہ جو آنحضرت ﷺ ان کے ہاں فروکش رہے۔ آپ نے مہمانی کا حق خوب ادا کیا۔ اور سارا عرصہ رسول اللہ ﷺ کا کھانا باقاعدگی سے تیار کر کے بھجواتے رہے۔

حضرت ابو ایوبؓ کی محبت رسول کا اندازہ لگائیے کہ جب کھانا بچ کر آتا تو اس پر رسول خدا ﷺ کی انگلیوں کے نشانات دیکھتے اور وہاں سے کھانا تناول فرماتے۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے کھانا تناول نہ فرمایا۔ ابوایوبؓ جو رسول خدا کا بچا ہوا تبرک کھانے کے عادی تھے۔ دوبارہ حاضر ہوئے۔ عرض کی۔ حضور ﷺ بندہ تو آپ کے بچے ہوئے کھانے سے کھایا کرتا تھا۔ آج حضور ﷺ نے کھانا تناول نہیں فرمایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا آج کھانے میں پیاز اور لہسن تھا اور میں اسے پسند نہیں کرتا۔ ابو ایوبؓ نے عرض کی حضور جسے آپ ناپسند فرماتے ہیں آئندہ سے میں بھی اسے ناپسند کرتا ہوں۔

حضرت سعید بن المسیب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت ابو ایوبؓ نے حضور کی ریش مبارک سے کوئی چیز (تنکا وغیرہ) نکالی حضور نے دعا فرمائی۔

"اے ابو ایوب تجھے کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچے"

اللہ اللہ! رحمت رسول کا سمندر کس قدر بے کراں ہے ایک معمولی کام پر اتنی عظیم الشان دعا فرماتے ہیں۔

انصار مدینہ کے اخلاص و محبت کا ایک عجیب نظارہ اس وقت نظر آتا ہے۔ جب رسول خدا نے مواخات قائم فرمائی۔ مختلف قبائل اور خاندان کے لوگوں کو بھائی بھائی بنا دیا۔ حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے اسلامی بھائی حضرت مصعب بن عمیرؓ قرار پائے۔ جو مدینہ میں اسلام کے پہلے مبلغ تھے۔ ناز و نعم میں پرورش پائی مگر دنیا و دولت پر لات مار کر اسلام میں آ کر فقر اختیار کر لیا تھا۔ حضرت ابو ایوبؓ تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ بدر سے لے کر آخری غزوہ تک کبھی پیچھے نہ رہے۔ خیبر میں یہودی سردار حی بن اخطب مارا گیا۔ اور اس کی بیٹی صفیہ حضور کے عقد میں آئیں والد کے ساتھ ان کا خاوند بھی اسی جنگ میں ہلاک ہوا تھا۔ حضرت صفیہ کے رخصتانہ کی رات کا ذکر ہے۔ حضور صبح نماز پڑھانے کے لئے اپنے خیمہ سے باہر آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ابو ایوب انصاریؓ تلوار سونتے مستعد کھڑے ہیں۔ آپ نے پوچھا "ابو ایوب کیا بات ہے"۔ عرض کی جان سے عزیز آقا! صفیہ کے عزیز اور رشتہ دار ہمارے ہاتھوں قتل ہوئے تھے۔ اس وجہ سے رسول اللہ کی حفاظت کے خیال سے میرے دل میں کئی اندیشے اور وسوسے اٹھتے تھے۔ اس لئے میں آج ساری رات حضور کے خیمہ کا پہرہ دیتا رہا۔

محسن عالم کے دل سے اس وقت اپنے اس عاشق صادق کے لئے ساری رات حفاظت کرنے کے عوض جو دعا نکلی وہ یہ تھی "اے اللہ ابو ایوب کو اپنی حفاظت اور امان میں رکھنا جس طرح رات بھر یہ میری حفاظت پر مستعد رہے ہیں۔ اور دعا ایسی قبول ہوئی کہ ابو ایوب نے ایک طویل عمر پائی اور آپ کا مزار آج تک قائم و دائم اور مرجع الخلائق ہے۔

خلفاء کے زمانہ میں بھی ابوایوبؓ جہاد میں شامل ہوتے رہے۔ حضرت علیؓ نے کوفہ کو دار الخلافہ بنایا تو حضرت ابوایوبؓ کو مدینہ میں امیر مقرر فرمایا نیز ان کا وظیفہ ۴ ہزار سے ۲۰ ہزار اور غلام ۸ سے ۴۰ کر دیئے۔

صحابہ کرامؓ بھی ابو ایوب کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ عم زاد رسولؐ حضرت ابن عباسؓ حضرت علیؓ کی طرف سے بصرہ کے گورنر تھے۔ آپ ان کی ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ ابن عباسؓ نے کہا میں چاہتا ہوں کہ جس طرح آپ نے رسول اللہ کے لئے اپنا گھر خالی کر دیا تھا۔ اپنا گھر آپ کے لئے خالی کر دوں یہ کہا اور ابوایوبؓ کو پیش کر دیا۔ خود دوسرے مکان میں منتقل ہو گئے۔

جنگ قسطنطنیہ میں شرکت حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں آپ جنگ روم میں شامل ہوئے۔ رسول اللہ نے قسطنطنیہ کی فتح کی خبر دی تھی۔ یہ فدائی صحابیؓ اس خوشخبری کو بچشم خود دیکھنے کے متمنی تھے۔ غرضیکہ پیرانہ سالی۔ میں اس جہاد میں بھی شمولیت فرمائی۔ اس سفر میں آپ بیمار ہو گئے۔ اس وقت یزید فوجوں کی کمان کر رہا تھا۔ وہ عیادت کے لئے حاضر خدمت ہوا۔ اور عرض کی کہ کوئی خواہش؟ آپ نے فرمایا کہ تمام مسلمانوں کو میری طرف سے سلام کہنا اور یہ پیغام دینا کہ جب میں مر جاؤں تو میرے جنازہ کو اٹھا کر دشمن کی سرزمین میں جہاں تک لے جا سکتے ہو لے جانا۔ اور وہاں دفن کرنا۔ آپ نے اس آخری وقت میں ایک ایسی حدیث بھی سنائی جو ساری عمر نہ سنائی تھی جو یہ ہے کہ:۔ "جو شخص اس حالت میں مرے کہ اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو گا"۔

آپ کی وفات ہوئی تو وصیت کے مطابق آپ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ اور رات کے وقت دشمن کی زمین میں لے جا کر دفن کر دیا گیا۔ اور دشمن کو تنبیہہ کر دی گئی کہ رسول اللہ

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان ——— عصمت راجہ

مکرم مولانا قمرالدین صاحب فاضل

آج نانا ابی کو ہم سے جدا ہوئے دنیاوی لحاظ سے تو صرف ایک سال اور سات آٹھ ماہ ہی ہوئے ہیں مگر دل کے موسموں میں بہت وقت گزر گیا یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے یہ جدائی صدیوں پر محیط ہو گئی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم لوگ ان کے پاس ربوہ میں سال میں دو مرتبہ جاتے تھے اور پھر جلسہ بند ہو جانے کی وجہ سے سال میں ایک مرتبہ ہی چکر لگتا تھا مگر ایک احساس کا ہالہ ہر وقت ہمارے قلب و دین پر غالب رہتا تھا کہ ایک شخص ہے جو ہمارے لئے اپنے دل میں درد رکھتا ہے جو دینی اور دنیاوی ترقیات کے بارے میں دعاگو ہو گا آج یہ لکھتے وقت بے شمار باتیں میرے ذہن میں چکر لگا رہی ہیں اور ان کے میٹھے لہجے اور لطیف گفتگو کی مہک میری روح کی گہرائیوں کی ہمیشہ کی طرح منتظر کر رہی ہے۔

میرے نانا ابی کے مختصر حالات تو اکثر احباب کو معلوم ہی ہوں گے چند ایک وہ باتیں جو مجھے میری والدہ کی زبانی معلوم ہوئیں وہ یہ تھیں کہ آپ کے والد حضرت مولانا خیرالدین سیکھوانی حضور کے قریبی رفیق تھے حضور نے ان تینوں بھائیوں کا ذکر اپنی کتاب ضمیمہ انجام آتھم میں کیا ہے آپ کی والدہ کا نام امیر بی بی صاحبہ تھا جو ماں جی کے نام سے مشہور تھیں وہ بتاتی تھیں کہ ان کے دس بچے تھے جن میں سے تین حیات رہے جن میں ایک بیٹی شادی کے بعد فوت ہو گئیں اور ایک اس وقت لندن میں مقیم ہیں اور ایک بیٹا یعنی میرے نانا ابی آپ ۱۹۰۱ء میں سیکھواں میں پیدا ہوئے پھر قادیان آگئے اور ابتدائی تعلیم بھی قادیان میں ہی حاصل کی تعلیم کے مدارج طے کرنے کے بعد پھر جماعت کے ساتھ منسلک ہو گئے جماعتی خدمات کی ایک نہایت لمبی تفصیل ہے جس کی توفیق خدا اپنے کسی کسی بندے کو دیتا ہے آپ نے جن عہدوں پر کام کیا ان میں اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری (برائے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)، مربی سلسلہ، انچارج ڈاک سیکرٹری تعلیم و تربیت سیکرٹری اصلاح و ارشاد قاضی انچارج رشتہ ناطہ اور ان سب کے علاوہ خدام الاحمدیہ کے پہلے صدر جو ایک بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔

آپ نے تین شادیاں کیں پہلی شادی طالعہ بی بی سے کی جو تھوڑے عرصہ کے بعد وفات پا گئیں دوسری شادی خدیجہ بیگم سے کی یہ دھرم کوٹ بگہ کی رہنے والی تھیں ان سے پانچ بچے تھے دو لڑکے (خواجہ رشیدالدین قمر اور خواجہ منیرالدین قمر جو لندن میں مقیم ہیں) اور تین لڑکیاں (صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد حیات آف لندن میری والدہ امتہ القدیر فرحت صاحبہ اہلیہ راجہ ناصر احمد آف کراچی جب کہ تیسری بچی پیدا ہوتے ہی فوت ہو گئی تھی) ان کے فوت ہونے کے بعد بھاگی ننگل کے رہنے والے میاں عبدالرحیم صاحب جو میاں پولے کے نام سے مشہور تھے ان کی صاحبزادی (جن کا نام حمیدہ بیگم تھا) سے شادی کی ان سے تین لڑکے (خواجہ صفی الدین انسپکٹر مال خواجہ نعیم الدین یہ ربوہ میں مقیم ہیں اور خواجہ بشیرالدین جو لندن میں مقیم ہیں) اور ایک بیٹی امتہ العزیز صاحبہ جو اپنے حلقہ کی لجنہ کی جنرل سیکرٹری ہیں۔

۱۹۷۲ء میں اعصابی بیماری کا حملہ ہوا مگر خدا پر کامل یقین اور امام جماعت کی دعاؤں کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں شفا دی حد درجہ وطن پرست تھے اس لئے بیماری کے بعد جب لندن اپنے بیٹوں کے پاس گئے تو نہایت اصرار کی وجہ سے تین مہینے قیام کیا اور وطن واپس آگئے۔ والدہ بتاتی ہیں کہ گھر کا ماحول شروع سے ہی نہایت سادہ تھا مگر اس سادگی میں بھی نفاست اور پاکیزگی ٹپکتی تھی جو اس گھر کے رہنے والوں کے سلیقے کا منہ بولتا ثبوت تھا مہمان نوازی میں بے حد دل لگتا تھا کہ بغیر خاطر کے مہمان کو اٹھنے نہیں دیتے تھے ان کی یہ عادت آخر تک برقرار تھی اس معاملے میں انہوں نے کبھی پیسے کی پرواہ نہیں کی وہ کہتے تھے کہ میں خدا کے بندوں کی خاطر کرتا ہوں خدا خود انتظام کرے گا اور خدا تعالیٰ نے کبھی اس بات کو غلط نہیں کیا ملنسار خوش اخلاق اور خوش گفتار تھے کہ جو ایک مرتبہ ان کی محفل میں بیٹھتا تھا ان کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔

حضرت بانی سلسلہ اور تمام ائمہ جماعت احمدیہ سے عشق کی حد تک پیار تھا۔ جلسے پر جب ہم جاتے تو کہتے کہ جو جتنے زیادہ حضرت نانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اشعار سنائے گا اس کو اتنا ہی بڑا انعام دیا جائے گا چھوٹی سے چھوٹی بات پر بھی حوصلہ افزائی کرتے اور انعام دیتے کہ اس طرح سے بچے میں شوق پیدا ہو گا اور یہ انعام اکثر روپوؤں کی شکل میں ہوتا تھا۔

جلسے پر جب ہم جاتے تو کئی دن پہلے انتظار شروع کر دیتے کہ کراچی والے آنے والے ہیں اور ہم لوگ جیسے ہی گھر میں قدم رکھتے ایک شور سا اٹھتا کہ آگئے کراچی والے اور پھر دینی اور ادبی محفلیں جمتیں پورا خاندان اکٹھا ہوتا اور بہت لطف آتا۔ نانا ابی کی وفات پر میں امتحانات کی وجہ سے جا نہ سکی مگر جب جون میں ربوہ گئی تو کوئی ہلچل نہ تھی ایسے لگتا تھا جیسے گھر خالی خالی ہے اور دیواریں جو یقیناً ان کے وجود کی وجہ سے روشن اور بلند دکھائی دیتی تھیں چھوٹی اور تاریک ہو گئی ہیں اس وقت مجھے صحیح اندازہ ہوا کہ میرا کتنا بڑا نقصان ہو گیا کہ میں نے آخری بار چہرہ بھی نہ دیکھا مگر ایک خیال نے دل کو سکون دیا کہ میں نے ان کو مسکراتے باتیں کرتے اور چلتے پھرتے دیکھا تھا اور وہی نظارے میرے دل میں امر ہو گئے ہیں۔

ہمارے گھر میں سب سے زیادہ خطوط نانا ابی کے آتے تھے ہر تیسرے یا چوتھے دن لازمی والدہ کو خط آتا تھا اور کبھی والدہ جواب میں دیر کرتی تو پھر ہلکا سا شکوہ ہوتا کہ جلد کیوں نہیں خط لکھا فکر تھی امتحانات میں یا اور دیگر مسائل پر نانا ابی اور حضور کو خط لکھ دینے کے بعد دل میں ایک ٹھنڈک سی اتر آتی تھی کہ جب اس کے پیارے بندے اللہ سے ہمارے لئے دعا کریں گے تو وہ خود ہی ہمارے کام سنوار دے گا۔

ہر طرح کی کامیابی پر بے حد خوشی کا اظہار کرتے تھے آٹھویں کا رزلٹ مجھے ربوہ میں ملا مجھے یقین تھا کہ میری پہلی پوزیشن آئے گی لیکن میری تیسری پوزیشن آئی بے حد افسوس تھا اور ایک بے چینی سی تھی کہ یہ کیا ہو گیا میرے پیپرز تو بہت اچھے ہوئے تھے نانا ابی نے اپنے پاس بٹھا کر مجھے اتنی تسلیاں دیں اور ہمت بندھائی کہ خدا فضل کرے گا یہ تو چھوٹی Stage ہے تم نے تو بہت اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرنی ہیں اور زیادہ محنت کرو اللہ تمہارے ساتھ ہو گا کیونکہ اللہ اپنی جماعت کے لوگوں کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا ان باتوں سے میرے دل میں جو بے قراری تھی وہ ختم ہو گئی اکثریت کی نظر میں یہ ایسی باتیں ہیں جو کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتی ہیں مگر میرے لئے تو ایسے ہی ہے کہ پلیٹ فارم سے گاڑی چل پڑی ہو اور میں جلدی میں صرف ایک گھونٹ پانی ہی پی سکی ہوں لیکن وہی ایک گھونٹ میرے لئے آب حیات بن گیا ہو۔

چھوٹی ہونے کی وجہ سے میں گھر بھر کی لاڈلی تھی مگر نانا ابی کی بات ہی کچھ اور تھی اگر والدہ کسی چیز پر منع بھی کرتی تو کہتے کہ کچھ نہ کہو یہ جا کر کیا یاد کرے گی اور بہت زیادہ شفقت کرتے میرے ساتھ بیٹھ کر میرے سکول کے مسائل پر باتیں کرتے احمدیت کی مخالفت ان دنوں بہت زیادہ تھی اس لئے مجھے ان کے جوابات دیتے جب ہم واپس آتے تو بے طرح اداس ہو جاتے کہ تم لوگ کتنی جلدی جا رہے ہو اور ہمیں خود ٹرین پر سوار کرواتے۔

۱۹۹۱ء کے تاریخی جلسہ پر تمام ماموں اور خالہ وغیرہ اور ہماری تمام فیملی جمع تھی قادیان سے پھر ربوہ سب لوگ اکٹھے گئے نانا ابی ایسے خوش تھے جیسے ہفت اقلیم کی دولت مل گئی ہو صحت بھی پہلے سے بہتر ہی لگتی تھی دل میں اس طرف خیال ہی نہ گیا تھا کہ صرف ڈیڑھ مہینہ ہی باقی ہے کچھ اور علم کے سمندر سے سمیٹ لیں اچانک ۲۰/ فروری کو اطلاع آئی اس وقت جو دل کی کیفیت تھی اس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا ماموں کو لندن فون کیا تھوڑی دیر بعد ہی میری بڑی بہن (جو لندن میں ہوتی ہیں) کا فون آگیا کہ ابھی تو وہی دن میرے دماغ میں تازہ تھے یہ اچانک کیا ہو گیا اور بچوں کو تو یقین ہی نہیں آ رہا کہ بڑے نانا ابی فوت ہو گئے ہیں کیونکہ ابھی تو مل کر آئے ہیں۔

کیا کیا واقعات دہراؤں کہ بہت باتیں ہیں مگر ان باتوں میں کچھ چیزیں مشترک ہیں کہ بڑوں کا ادب چاہے وہ دشمن ہی کیوں نہ ہو' دین کے لئے غیرت' سچائی' صفائی' جھوٹ سے نفرت' دنیاوی باتوں کے لئے ناپسندیدگی کا اظہار ہم تو Student ہو کر بھی اکثر باتیں بھول جاتے ہیں مگر نانا ابی کی یادداشت کمال کی تھی بے شمار حکایات ازبر تھیں جن کو وہ موقع کے لحاظ سے سناتے تو ان کا لطف دوبالا ہو جاتا عربی نہایت اچھی آتی تھی تقریر میں ملکہ حاصل تھا میری بڑی بہن جب بھی جلسہ سالانہ پر تقریر کے لئے منتخب ہوتی وہ ضرور دوبارہ نانا ابی سے درستگی کرواتیں ایسی ایسی باتیں بتاتے اور باریک نکتے سمجھاتے کہ عقل دنگ رہ جاتی۔

بھائیوں کی شادیوں پر کراچی آئے اور بہت خوشی کا اظہار کیا اب تو بس یادیں ہیں کہ ایک ہمارا اپنا تھا جو ہمارے دکھ درد کو محسوس کرتا تھا اور ہماری صحت و سلامتی اور اعلیٰ کامیابی کے لئے ہمیشہ بغیر کسی صلے کے دعاگو رہتا تھا مگر حقیقت یہ ہے کہ بلانے والا سب سے پیارا ہے اور ہم نے بھی اپنے اس پیارے کی طرف لوٹ جانا ہے۔

آپ لوگ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ میرے بہت ہی پیارے نانا ابی کو جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی اولاد کو دین کی خدمت کی توفیق دے جس طرح انہوں نے تمام عمر دین کے کاموں میں صرف کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں محمد ابراہیم

محترم مسعود احمد جہلمی

جس کی خدمات پر اسے "باوفا" کا سارٹیفکیٹ حضرت امام جماعت کی طرف سے مل چکا ہو۔ اس پر اور کیا لکھا جا سکتا ہے۔ جہلمی صاحب اس دنیا سے سرخرو ہو کر رخصت ہوئے۔ انجام بخیر ہوا۔ اور جماعت احمدیہ کے ان مربیان میں شمار پایا۔ جن کی مساعی مشکور ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے۔ اور ہم سب کو ان خوبیوں کا وارث بنائے۔ جو اللہ تعالیٰ نے ان کی ذات میں ودیعت کر رکھی تھیں۔ مجھے محترم مسعود احمد صاحب جہلمی کے ساتھ متعدد سال امریکہ میں بطور مربی کام کرنے کی سعادت حاصل رہی۔ ان دنوں وہ نیویارک میں متعین تھے۔ اور میں ڈیٹن اوہایو (مڈ ویسٹ) میں۔ اس عرصہ سے متعلق میں اپنے تاثرات۔ ان کی شخصیت اور طریق عمل کے بارہ میں مختصر طور پر بیان کرنے کی جسارت کر رہا ہوں:

محترم جہلمی صاحب ایسے ماحول میں نو احمدی ایفرو امریکنز کی تعلیم و تربیت پر مامور تھے۔ جن کی عادات و خصائل پاکستانی اور ہندوستانی احمدیوں سے مختلف تھیں۔ مو خرالذکر احباب کی تعداد نسبتاً زیادہ تھی۔ لیکن تالیف قلوب کی خاطر ہمیں احمدیت میں نئی داخل ہونے والی کمیونٹی کا لحاظ رکھنا لازمی تھا۔ اور طرفین کا مناسب لحاظ رکھنا اور ان کے احمدیت کے جھنڈے تلے یکجا اور یکجان بنانے میں مسعود صاحب کا حصہ نمایاں تھا۔ بعض پاکستانی احمدی خطبہ میں نماز کا وقت ہوتے ہی آجاتے اور اس وقت تک کوئی امریکن نمازی نہ آیا ہوتا تو ہمارے جہلمی صاحب اردو میں خطبہ شروع کر دیتے لیکن جونہی کوئی ایفرو امریکن بھائی بیت میں داخل ہو جاتا۔ تو جہلمی صاحب اس ایک غیر پاکستانی کی خاطر۔ خطبہ انگریزی میں دینا شروع کر دیتے۔ انگریزی زبان پر کنٹرول بھی خاصا تھا۔ اپنے ما فی الضمیر کو انگریزی میں عمدگی سے ادا کر لیتے۔ انہیں مرکزی مالی۔ تحریکات کو کامیاب بنانے اور احباب جماعت کو اس کے لئے قربانی کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کا بھی فن آتا تھا۔

ذاتی طور پر ان میں ایمانی جرأت اور عام جرأتمندی کے اوصاف نمایاں طور پر نظر آتے تھے۔ انہوں نے متعدد قدم ایسی دلیری اور خود اعتمادی سے اٹھائے۔ جماعت کے مفاد میں۔ بعض دفعہ اپنے طور پر مربی انچارج کی پیشگی منظوری حاصل کئے بغیر۔ کہ ایسی جسارت کرنا ہمہ شمہ کے بس میں نہیں۔ ایک جلسہ سالانہ پر ربوہ آئے۔ حضور ان ایام میں امریکہ کے دورہ کے پروگرام کو آخری شکل دے رہے تھے۔ آتے ہوئے نیویارک کا سب بڑا ہال۔ جو میڈسن سکوئر میں واقع ہے۔ لیکچر کے لئے بک کرا آئے۔ اس کا کرایہ ہزاروں ڈالر تھا۔ اتنا کہ جماعت احمدیہ امریکہ کی مجموعی استعداد سے کہیں زیادہ۔ جہلمی صاحب ربوہ پہنچے۔ تو پہلی خوشخبری حضور (ثالث) کو یہی دی کہ نیویارک میں حضور کی تقریر کے لئے ہال کرایہ پر حاصل کر لیا گیا ہے اگر حضور کے پروگرام کی تکمیل ہو جاتی تو امریکہ میں حضور کی تقریر کا Venue۔ حضور کی شان کے مطابق ہوتا۔ جہلمی صاحب کی طبیعت کی خوبی یہ تھی کہ جس کام کو جماعت احمدیہ اور اس کے امام کی شان کے مطابق سمجھتے یا یہ سمجھتے کہ ان کے اقدام سے جماعت کے وقار میں اضافہ ہوگا۔ وہ کام اپنی ذمہ داری پر کر لیتے۔ اور بعد میں افسر مجاز سے منظوری حاصل کر لیتے۔ ایسے مواقع پر ان کا انداز گفتگو اور لہجہ نرم اور مؤدب ہوتا یہاں تک کہ مربی انچارج کو ان کی تجاویز کی منظوری دیتے ہی بن پڑتی۔ انہیں نیویارک کے پاکستانی احمدیوں میں خاص وقار اور عزت کا مقام حاصل تھا۔ بیت احمدیہ (جو ان دنوں بروک لین میں پولین سٹریٹ پر واقع) میں رہتے تھے۔ جہاں آئے دن آنے والے مہمانوں کی فراخدلی سے مہمان نوازی کرتے۔ اور زائرین کو یہ محسوس ہی نہ ہونے دیتے کہ وہ کسی غیر جگہ پر رہ رہے ہیں۔

جہلمی صاحب بہت ہی زیرک اور بیدار مغز تھے۔ مرکز سے ان کے روابط بھی مضبوط اور گہرے تھے۔ انہیں افسران بالا کا اعتماد حاصل تھا۔ جس کی وجہ سے وہ اپنے منصوبوں کو بروئے کار لانے میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ ایک اور بڑی خوبی ان کی یہ تھی کہ ایک وقت میں (اور میں یہ بات ان کے بطور نائب وکیل التبشیر کام کرنے کے حوالہ سے کہہ رہا ہوں۔) صرف وکالت تبشیر میں ہی کام نہ کرتے تھے۔ خدام الاحمدیہ کے بھی ایک فعال کارکن تھے۔ صدر کے معتمد علیہ بھی۔ تبشیر اور خدام الاحمدیہ کی منفرد ذمہ داریاں بیک وقت۔ کامیابی سے ادا کرنا ان کی ذہانت اور خداداد قابلیت کا بین ثبوت تھا۔ صاف گو تھے اور اپنی بات اور ذاتی رائے جرأت سے کرنا ان کے کردار کا ایک نمایاں جزو تھا۔ کسی کام پر افسر اعلیٰ کے طور پر کام کرتے۔ تو اپنی صوابدید کے مطابق۔ ثابت قدمی اور قائدانہ انداز میں۔ بغیر خوف لومتہ لائم۔ سلسلہ کے بہت مخلص اور جانثار خادم۔ اللہ تعالیٰ ان کے بعد کام کرنے والوں کو ان کی خوبیوں کو اپنانے کی توفیق دے۔

عبدالهادی خان

مکرمہ امتہ الوہاب ضیاء

میری والدہ محترمہ امتہ الوہاب ضیاء صاحبہ اہلیہ مکرم عبداللطیف خان صاحب (ننھا) سابق اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ۱۹۲۸ء میں قادیان میں پیدا ہوئیں۔ والدہ محترمہ جماعت احمدیہ کے معروف بزرگ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب' بی اے بی ٹی یکے از رفقاء ۳۱۳ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی اکلوتی بیٹی تھیں۔ ناظر ضیافت اور دعوت الی اللہ سلسلہ میں انہوں نے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

میرے دادا مکرم محمد یحییٰ خان صاحب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے عملہ پرائیویٹ سیکرٹری کے ایک سینئر رکن تھے۔ بہت اعلیٰ درجہ کے منتظم اور صاحب فہم و فراست تھے۔ انہوں نے ۱۹۴۰ء میں قادیان میں وفات پائی۔ حضور ان دنوں غالباً ڈلہوزی میں تھے وفات سے پہلے حضرت دادا جان نے حضور کی چند چابیاں محترمہ دادی جان کو دیں اور فرمایا یہ چابیاں اور لطیف کا ہاتھ حضور کے ہاتھ میں دے دینا۔ چنانچہ دادا جان کی وفات کے بعد حضور نے والد محترم کو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں متعین فرما دیا' اور والد صاحب بڑے اخلاص اور لگن کے ساتھ اپنے فرائض مفوضہ سرانجام دیتے رہے اور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری کا عہدہ پایا۔ اور حضور ہمیشہ ان سے انتہائی شفقت کا سلوک فرماتے رہے۔

محترم والد صاحب کی شادی کا واقعہ بھی عجیب ہے۔ والد صاحب کے خالو حضرت ڈاکٹر عطر دین صاحب اور سیدہ نصرت بیگم کا ایک لڑکا عبداللطیف تھا جو بمبئی والا کہلاتا تھا۔ ادھر میرے والد صاحب کا نام بھی عبداللطیف (جن کی عرفیت بچپن سے ننھا تھی) اور حضرت امام جماعت الثانی پیار سے ننھا کہا کرتے تھے اور میری والدہ امتہ الوہاب ضیاء صاحبہ اپنے والدین کی اکلوتی بیٹی تھی دونوں بہنوں یعنی میری دادی جان اور سیدہ نصرت بیگم صاحبہ نے اپنے اپنے بیٹوں کے لئے اپنی بہن سیدہ کلثوم بانو کی اکلوتی بیٹی کو بہو بنانے کا ارادہ کیا اور دونوں نے اپنے اپنے لڑکوں کے پیغام بھیجے اور بڑے زور سے دونوں طرف سے سلسلہ جنبانی شروع ہو گیا۔ اور لڑکی والوں پر دونوں طرف سے زور دیا جانے لگا اور دیگر عزیز و اقرباء بھی شامل ہو گئے اور دونوں طرف سے گویا محاذ کھل گیا۔ لڑکی والے پریشان ہو گئے کہ فیصلہ کس کے حق میں کیا جائے دونوں طرف بہنیں تھیں آخر کار یہ معاملہ حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضور کو بھی فکر لاحق ہوئی کہ دونوں خاندان ایک ہیں دونوں مخلص ہیں۔ اس پر حضور نے ارشاد فرمایا کہ فارم نکاح لا کر لڑکی کو دے دو وہ اس پر جس کا نام لکھ دے اس سے نکاح پڑھا دیا جائے گا چنانچہ ہماری والدہ محترمہ نے والد مکرم عبداللطیف صاحب (ننھا) کے حق میں فیصلہ دیا اور اس طرح یہ رشتہ طے پایا اور شادی ہو گئی۔

تقسیم ملک کے بعد پہلے لاہور اور پھر ربوہ سکونت پذیر ہوئے ۵۴.۵۳ء کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ والدہ محترمہ اپنی ایک رشتہ دار خاتون کے ہمراہ خرید و فروخت کے سلسلہ میں لاہور گئیں تو سرراہ بیٹھے ہوئے نام نہاد نجومیوں میں سے ایک کو والدہ نے بطور شغل اپنا ہاتھ دکھایا تو اس نے کہا کہ تمہارا شوہر ملک سے باہر چلا جائے گا اور دوسری شادی کر لے گا۔ والدہ یہ بات سن کر بہت گھبرائیں اور یہ بات دل میں بٹھالی۔ والد صاحب سے ذکر کیا تو انہوں نے سمجھایا بجھایا تسلی تشفی دی کہ اس قسم کی باتوں کا اعتبار نہ کرنا چاہئے۔ حتیٰ کہ ان کے اطمینان کی خاطر اپنی ساری جائیداد والدہ صاحبہ کے نام کر دی۔ اتفاق یہ ہوا کہ کچھ ہی عرصہ بعد حضرت امام جماعت الثانی کا دورہ لندن کا پروگرام بن گیا۔ اور والد صاحب کو بھی ہمراہ جانے کا ارشاد ہوا۔ اور والد صاحب حضور کے ہمراہ عازم لندن ہو گئے اس پر والدہ صاحبہ کو مزید صدمہ ہوا کہ وہی بات ہوئی جو نجومی نے بتائی تھی اور وہ اسی غم میں بیمار ہو گئیں۔ تشخیص ہوئی تو معلوم ہوا کہ ٹی بی ہے۔ علاج معالجہ ہوتا رہا۔ بعد میں اپریشن کر کے ایک پھیپھڑا نکال دیا گیا۔ اور خدا کے فضل سے ٹی بی سے تو نجات مل گئی لیکن شوگر کا مرض لاحق ہو گیا۔ لیکن والدہ محترمہ اپنے گھر کے معاملات اور بچوں کی پرورش و پرداخت میں مگن رہیں تا آنکہ ۱۹۷۹ء میں میرے والد صاحب ۵۹ سال کی عمر میں اچانک ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ والدہ نے اس صدمہ کو بہت

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات

بھارتی انتخابات

ہندوستان میں انتخابات قریب آ رہے ہیں اور "ہندوستان ٹائمز" نے بتایا ہے کہ وہاں کی سب سے بڑی پارٹی کانگریس نے اپنے پراپیگنڈے کے لئے آڈیو ویڈیو استعمال کرنے شروع کر دئے ہیں۔ زراعت، امن، سیاست اور مذہب کے موضوع پر تقاریر آڈیو ویڈیو کے ذریعے تقسیم کی جاتی ہیں اور اس طرح جلسوں کے حلقے کو بہت وسیع کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ آڈیو ویڈیو ایک ہی وقت میں کئی کئی مقامات پر اپنے خیالات کا اظہار کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ پارٹی کے ذرائع نے بتایا ہے کہ انہوں نے فی الحال چار ویڈیو بنائے ہیں۔ ارادہ ان کا یہ ہے کہ وہ اس سلسلے میں آٹھ ویڈیو بنائیں گے جس میں تمام ضروری موضوعات کے متعلق بات چیت کی جائے گی اور پھر ویڈیو کیسٹس کو ملک کے کونے کونے میں پھیلایا جائے گا۔ تا کہ ہر جگہ ان موضوعات پر کانگریس کے نظریات کا پتہ چلے۔ ان کا عنوان یہ رکھا گیا ہے کہ "سانچ کو آنچ نہیں"۔ اور اس کا مطلب یہ لیا جا رہا ہے کہ ہم چونکہ ٹھیک ٹھیک پروگرام پیش کرتے ہیں اس لئے ہمیں اس بات کی قطعاً کوئی فکر نہیں کہ کوئی شخص ہمارے خلاف بات کرے گا۔ ایک فلم کا نام "ہریالی اور راستہ" رکھا گیا ہے۔ دراصل مختلف موضوعات پر جو فلمیں بنائی جائیں گی وہ مختلف ناموں سے ہونگی اور مختلف حلقوں میں ان کو پھیلایا جائے گا۔ یہ ایک ایسا طریق ہے جس سے بیک وقت کئی کئی علاقوں میں اور کئی کئی جگھوں پر ایک ہی تقریر پھیلائی جا سکتی ہے۔ ورنہ تو تقریر کرنے والے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا پڑتا ہے اور اسے لوگ ایک ہی جگہ پر سن سکتے ہیں۔ لیکن اب اس کی ایک تقریر ملک کے کونے کونے میں ایک ہی وقت میں سنی جاسکے گی۔ اس میں وزیر اعظم پی۔ وی۔ نرسیمارؤ کو بھی دکھایا جاتا ہے اور وہ تقاریر بھی کرتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے یہ طریق بہت مناسب ثابت ہو گا۔

سائنس اور تکنیکی تعلیم

گذشتہ روز قومی اسمبلی کے سپیکر سید یوسف رضا گیلانی نے کہا کہ عوامی حکومت ہر اقدام کر کے تعلیم کو سماجی اقتصادی اور صنعتی فروغ کا ذریعہ بنائے گی۔ آپ نیشنل ٹیکنیکل ٹیچرز ٹریننگ کالج کی ایک تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ یہ تقریب پہلی قومی ورک شاپ اور نمائش کے سلسلے میں تھی اور نمائش میں ریفریجریٹر اور ایر کنڈیشننگ کا سامان رکھا گیا تھا۔ آپ نے کہا کہ سائنس اور تیکنیکی تعلیم کی وسعت پذیری ہی سے ملک کے متعدد مسائل حل ہو سکتے ہیں چنانچہ اسی کے پیش نظر عوامی حکومت تعلیمی پالیسی مرتب کرے گی۔ "ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی نئی نسل کو یہ بتائیں اور ان میں ایک جذبہ پیدا کریں کہ انہوں نے نئی سے نئی بات سامنے لانی ہے اور ایسا صرف سائنس اور ٹیکنالوجی کے حصول تعلیم ہی سے ممکن ہے پاکستان جیسے ترقی پذیر ممالک اب اس بات کو خوب محسوس کرنے لگے ہیں کہ اپنی مضبوطی اور استحکام کے لئے سائنس اور تیکنیکی تعلیم کی ازحد ضرورت ہے۔ مسٹر گیلانی نے کہا کہ حکومت کی یہ خواہش ہے کہ پیشہ ورانہ تعلیم کو عام کیا جائے اور عوام الناس کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کا حوصلہ دیا جائے۔ آپ نے وزارت تعلیم کو مبارک باد دی خاص طور پر ڈائریکٹر ایم۔ ٹی۔ ٹی۔ سی۔ سید ظہور احمد گیلانی کو کہ انہوں نے نہایت محنت اور ہوش مندی کے ساتھ اس ورک شاپ اور نمائش کا انتظام کیا ہے۔

بوسنیا کا باغی

سارا جیوو کی جس مسلم حکومت کو اقتدار حاصل ہے۔ اس سے بغاوت کرتے ہوئے ایک مسلمان لیڈر نے سربوں کے ساتھ معاہدہ کیا ہے۔ یہ علاقہ جہاں یہ معاہدہ کیا گیا ہے بوسنیا کا شمال مغربی علاقہ ہے اس لیڈر کا نام فکرت عابدک ہے اور اس نے جس علاقے میں معاہدہ کیا ہے اس کا نام بحاک ہے۔ بلغراد میں مسلمان سربوں کے لیڈر کے ساتھ یہ معاہدہ ہوا ہے۔ عابدک نے اپنے صوبے میں جسے مغربی بوسنیا کہا جاسکتا ہے ایک الگ آزاد حکومت قائم کر رکھی ہے خاص طور پر اس وقت سے جب کہ بوسنیا کے مسلمانوں کی پارلیمنٹ نے گذشتہ ماہ عالمی امن تجویز کو مسترد کیا تھا۔ اور یہ امن تجویز بوسنیا میں ۱۸ ماہ کے نسلی جھگڑے کے بعد طے پائی تھی۔ اگرچہ پہلے بھی یہ کہا گیا تھا۔ کہ اس معاہدے سے صرف نصف بوسنیا میں امن قائم ہو گا لیکن اس وقت سب کا خیال یہ تھا کہ شائد اس امن کے معاہدے سے بوسنیا میں جنگ رک جائے۔ اقوام متحدہ کا ایک کنوائے مسلمانوں کے اس علاقہ میں داخل ہوا جو بوسنیا کا مرکزی علاقہ ہے اور جسے میگ لیج کہتے ہیں ایسا کرنے سے اس شہر کو خورو نوش کا سامان مل گیا۔ یہ پہلی دفعہ ہے کہ یکم جون کے بعد انہیں کوئی ایسا سامان ملا ہے۔ اور اس کا ایک باعث کروٹ عورتوں کا مظاہرہ ہے۔ یہ علاقہ میگ لیج کروٹس کے محاصرے کی وجہ سے الگ تھلگ ہو چکا ہے۔ اور اس بات پر مجبور کہ ہوائی طریق سے ان پر سامان خورونوش گرایا جائے۔ جس صوبے میں عابدک اپنے اقتدار کا دعویٰ کرتا ہے اس کا صرف ۱/۳ اس کے پاس ہے۔ یہ شخص بوسنیا کے صدر عالی جاہ عزت بیگووچ کا سخت مخالف ہے۔ عزت بیگووچ نے یہ بھی حکم دیا تھا کہ اس کے علاقہ پر جسے وہ آزاد علاقہ کہتا ہے۔ بمباری کی جائے۔ اس نے کہا کہ میں عزت بیگووچ کے خلاف ہوں مجھے اور بہت سے کام کرنے ہیں جو اپنے ہموطنوں کے لئے کر رہا ہوں۔

بقیہ : ص ۵

زیادہ محسوس کیا۔ لیکن بچوں کو یا دیگر عزیزوں کو محسوس نہ ہونے دیا۔ اندر ہی اندر گھلتی رہیں۔

۱۹۸۷ء میں میرے دو چھوٹے بھائی انیس احمد خان اور مبشر احمد خان والدہ محترمہ کو تبدیلی آب و ہوا کی خاطر جرمنی لے گئے تاکہ نئے ماحول میں ان کی صحت پر خوشگوار اثر ہو لیکن وہ دن بدن کمزور ہوتی چلی گئیں باوجود علاج معالجہ کے شوگر کے مرض نے وہاں بھی پیچھا نہ چھوڑا آخر ۱۵/ اگست ۹۳ء کو جرمنی ہی میں ۶۵ سال کی عمر میں اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئیں۔ ۲۱/ اگست کو میرے چھوٹے بھائی انیس احمد خان جرمنی سے جنازہ لائے اور ربوہ میں بعد عصر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے جنازہ پڑھایا اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں۔

میری والدہ پر اپنے بزرگ والدین کی نیک تربیت کا بہت گہرا اثر تھا اور وہ ہمیشہ اپنے بچوں کو نیکیاں بجالانے اور جماعتی امور میں حصہ لینے کی تلقین کرتی رہتیں۔ والد صاحب کی وفات کے بعد کا عرصہ بڑے صبر و سکون سے گذارا۔ جماعتی تحاریک میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں ایک عرصہ تک لجنہ اماء اللہ ربوہ کی سیکرٹری نمائش رہیں اسی طرح اجتماعات وغیرہ میں بھی سرگرم عمل رہتیں۔ بڑی مخلص نیک اور عبادت گذار تھیں۔ میرے علاوہ دو لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑی ہے۔ جو سب شادی شدہ ہیں۔ دعائے خاص کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کا ہر آن حافظ و ناصر ہو۔

بقیہ : ص ۳

کے صحابیؓ کا مزار ہے۔ اس کی ہتک کی جرأت نہ کرنا۔

ابن سعدؓ نے لکھا ہے کہ مجھے معلوم ہوا کہ اہل قسطنطنیہ مزار ایوبؓ پر عقیدت کی نظر سے حاضری دیتے ہیں اور قحط کے دنوں میں ان کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں تو بارش برستی ہے' ابو ایوب انصاری کا مزار قسطنطنیہ استنبول (ترکی) میں آج بھی زیارت گاہ خاص و عام ہے راقم الحروف نے بھی ۱۹۸۹ء میں لنڈن سے واپسی پر آپ کے مزار پر دعا کی سعادت پائی ہے۔ (سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے)۔

○

گھر سے باہر یا گھر کے اندر ہو
اک ٹھکانہ تو گھر سے بہتر ہو

عین ممکن ہے دن قیامت کا
ہجر کی رات کے برابر ہو

تم نہ چہروں کو دیکھتے رہنا
جانے کیا آدمی کے اندر ہو

سب تمہیں ہی تلاش کرتے ہیں
کس سے پوچھیں کہ تم کہاں پر ہو

اک جزیرہ دلوں میں ہوتا ہے
چار جانب اگر سمندر ہو

اہل دل اس کو پیار کہتے ہیں
ایک خواہش جو زندگی بھر ہو

جو بھی سوچو لکھا کرو آصف
کون جانے کہ کیا موثر ہو

آصف محمود باسط

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : ص ۲

عورت ہے وہ ہر وقت اپنے بھائی کی محبت کے گیت گاتی رہتی ہے۔ اور اس کی تعریفیں کرتے نہیں تھکتی۔ آپ نے اسے بلایا اور پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے۔ اس بہن نے کہا' حضور آپ کو پتہ ہے کہ میرا بھائی کیا ہے؟ وہ تو ایسا ہے کہ اس نے میرے ماں باپ کی وفات کے بعد آدھی جائیداد میرے حوالے کر دی۔ میرے خاوند نے یہ جائیداد تھوڑے ہی عرصے میں برباد کر کے گنوا دی۔ میرے بھائی کو پتہ چلا تو اس نے کہا کہ جو میری جائیداد باقی ہے اس میں سے آدھی لے لو۔ چنانچہ اس نے وہ آدھی جائیداد مجھے دے دی۔ میرے خاوند نے وہ بھی ضائع کر دی۔ میرے بھائی نے پھر آدھی جائیداد مجھے دے دی اور اس طرح سات بار ہوا کہ میرا بھائی اپنی نیک کمائی میں سے آدھی جائیداد مجھے دیتا رہا۔ یہ واقعہ سن کر حضرت عمرؓ کی آنکھوں میں آنسو آگئے آپ نے فرمایا بے شک تم اپنے بھائی کی مدح میں حق بجانب ہو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تبتل کے مضمون کو آپ جتنا سمجھیں گے اتنا آپ بہتر سے بہتر انسان بنتے چلے جائیں گے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرمہ فیفیہ مہدی صاحبہ اہلیہ مکرم نسیم مہدی صاحب امیر جماعت کینیڈا کی وفات کا اعلان فرمایا اور ان کے اوصاف حسنہ کا ذکر فرمایا۔ جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے بعد موصوفہ کا جنازہ پڑھانے کا اعلان کیا۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر ۲۹۲۷۱ میں شمشاد اختر زوجہ سید حمید الحسن قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال بیعت ۱۹۵۹ء ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۴-۱۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر ذمہ خاوند ۱۰۰ روپے ۲۔ زیور طلائی ۲۰ گرام مالیتی ۶۶۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شمشاد اختر مکان نمبر ۱۴۵۳ محلہ تاج پورہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۱ سید سعید الحسن پسر موصیہ وصیت نمبر ۳۲۵۰۷ گواہ شد نمبر ۲ سید حمید الحسن مسل نمبر ۲۹۱۴۴ خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۹۲۷۲ میں جاوید طاہرہ زوجہ چوہدری نذیر احمد طاہر قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راوی روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۸-۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر وصول شدہ ۲۰۰۰ روپے۔ ۲۔ زیور طلائی ڈیڑھ تولہ مالیتی ۶۶۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ جاوید طاہرہ مکان نمبر ۵۸ بلاک نمبر ۱ کریم پارک راوی روڈ لاہور گواہ شد نمبر ۱ محمد صدیق شاکر صدر حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور گواہ شد نمبر ۲ چوہدری نذیر احمد طاہر خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۹۲۷۳ میں بشارت النساء زوجہ نصیر احمد مبشر قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۸-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زیور طلائی وزنی ۵ تولہ مالیتی ۱۶۵۰۰ روپے ۲۔ حصہ مکان خاوند کا ۱/۸ حصہ مالیتی ۴۰۶۲۵ روپے ۳۔ حق مہر ذمہ خاوند ۲۰۰۰ روپے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشارت النساء مکان نمبر ۷۶ بلاک نمبر ۲ بی ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر ۱ خالد محمد بھٹی ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر ۲ شمس الدین ٹاؤن شپ لاہور

مسل نمبر ۲۹۲۷۵ میں امتہ الواسع زوجہ رشید خالد قوم میر پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو چوبرجی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۳-۱۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر وصول شدہ ۱۲۰۰۰ روپے۔ ۲۔ نقد رقم ۲۰۰۰۰ روپے۔ ۳۔ زیورات طلائی دس تولہ مالیتی ۳۵۰۰۰ روپے کل جائیداد مالیتی ۶۷۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰۰ ہزار روپے سالانہ بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الواسع ۱۴۵ اے نیو چوبرجی لاہور گواہ شد نمبر ۱ بشارت احمد شاہد سیکرٹری مال حلقہ راج گڑھ لاہور گواہ شد نمبر ۲ زاہد شاکر ۱۴۶ اے نیو چوبرجی لاہور

مسل نمبر ۲۹۲۷۶ میں محمود الرحمٰن محمود ولد محمد محسن صاحب قوم چوہان پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۳-۲۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰ روپے روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمود الرحمٰن محمود ۵۰۴ ایف گلشن راوی لاہور گواہ شد نمبر ۱ خالد محمود وصیت نمبر ۲۶۶۰۴ گواہ شد نمبر ۲ محمد محسن والد موصی

مسل نمبر ۲۹۲۷۷ میں ڈاکٹر محمد مرزا خان ولد علی محمد گرگیز قوم گرگیز بلوچ پیشہ ڈاکٹری عمر ۱۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کریم نگر ضلع میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۲-۱۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ پلاٹ برقبہ ۴۰x۶۰ جس میں تین دکانیں اور اوپر والے حصہ میں مکان ہے جس کی کل مالیت ۲۰۰۰۰۰ روپے ہے ۲۔ رہائشی مکان مالیتی ۱۰۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰۰ روپے ماہوار آمد جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ڈاکٹر محمد مرزا خان ساکن کریم نگر ڈاکخانہ ٹاہلی ضلع میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر ۱ ماسٹر مبارک احمد سیکرٹری مال کریم نگر ضلع میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر ۲ انور احمد سیکرٹری تحریک جدید کریم نگر ضلع میرپور خاص سندھ

مسل نمبر ۲۹۲۷۸ میں مرید فاطمہ زوجہ مسعود احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۶-۱۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ سونا دو تولہ ۲۔ حق مہر ۱۰۰۰ روپے ۳۔ سلائی مشین مالیتی ۱۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مرید فاطمہ ۱۸ ناصر آباد ربوہ گواہ شد نمبر ۱ چوہدری عبد الخالق وصیت نمبر ۱۳۲۶۵ گواہ شد نمبر ۲ مظفر احمد ظفر وصیت نمبر ۲۶۹۴۱

مسل نمبر ۲۹۲۷۹ میں رضیہ بیگم بیوہ محمد اسلام صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمٰن کالونی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۲۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ طلائی بالیاں وزنی دس ماشہ مالیتی ۵۰۰۰ روپے ۲۔ سلائی مشین مالیتی ۲۰۰۰ روپے ۳۔ ترکہ خاوند ۱۲ کنال کا ۱/۸ مالیتی ۹۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رضیہ بیگم رحمٰن کالونی ربوہ گواہ شد نمبر ۱ ساجد سلطان احمد وصیت ۲۲۲۳۷ گواہ شد نمبر ۲ محمد لطیف بٹ وصیت ۲۳۹۲۴

تبدیلی ٹیلیفون نمبرز

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب (ناظر اعلیٰ)

گھر = نیا نمبر 212360 پرانا نمبر 560

نظارت علیا :

دفتر = نیا نمبر 212450 پرانا نمبر 450

ناظر اصلاح و ارشاد مقامی :

نیا نمبر 212451 پرانا نمبر 556

ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ :

نیا نمبر 212220 پرانا نمبر 476

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۲۷- اکتوبر- سردی بڑھ رہی ہے
ربوہ کا درجہ حرارت :
۲۷،۵ درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ اختیارات کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ کے تقرر اور تبادلوں کے اختیارات بحال ہو گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ گورنر کو اختیارات کی منتقلی کا آرڈیننس آج منسوخ ہو جائے گا انہوں نے کہا کہ وزراء کی تقرری کا دوسرا مرحلہ بجٹ اجلاس کے بعد مکمل ہو گا۔ کو آپریٹو متاثرین کو رقوم کی واپسی کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔ صدارتی امیدوار کے بارے میں ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔

○ پنجاب کی چار رکنی کابینہ نے حلف اٹھالیا ہے۔ جن میں پیپلز پارٹی کے اکرام ربانی اور مخدوم الطاف، مسلم لیگ (ج) کے چوہدری فاروق اور ایک آزاد رکن سعید اکبر خان شامل ہیں۔ اکرام ربانی کو صحت اور چوہدری فاروق کا قانون اور پارلیمانی امور کے محکمے دئے گئے ہیں۔ بقیہ وزراء کے محکموں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے وفاقی کابینہ سے خطاب کرتے ہوئے کشمیر کی صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر پر سودے بازی نہیں ہوگی۔ بھارت کو چاہئے کہ سیاسی حل کے لئے مذاکرات شروع کرے۔ انہوں نے ہندوستان سے مطالبہ کیا کہ حضرت بل کا فوری طور پر محاصرہ ختم کیا جائے اور کشمیریوں کی خواہشات کے مطابق مسئلہ کا حل تلاش کیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نیو سوشل کانٹریکٹ کے تحت اختیارات کی متوازی تقسیم کی جائے گی۔ اور پبلک و پرائیویٹ پارٹنر شپ پر عمل کرایا جائے گا۔

○ وزارت دفاع کے ترجمان نے بھارتی اخبارات میں شائع ہونے والی ان اطلاعات کو بے بنیاد اور شر انگیز قرار دیا ہے کہ پاکستانی فوج کو انتہائی چوکس کر دیا گیا ہے۔ ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان کی [illegible] افواج اپنے معمول کی سرگرمیوں میں مصروف ہے اور انہیں چوکس نہیں کیا گیا ہے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبد الوحید نے قائم مقام صدر اور وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے الگ الگ ملاقات کر کے انہیں ملکی دفاع اور قومی سلامتی کی تازہ ترین صورت حال سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ نئی حکومت قومی مقاصد میں کامیاب ہوگی اور ملک میں جمہوریت جاری وساری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ پاک فوج جمہوریت اور جمہوری اداروں کو پھولتا پھلتا دیکھنا چاہتی ہے انہوں نے مزید کہا کہ ہماری فوج ہمہ وقت تیار اور ہوشیار ہے۔ اگر کسی نے جارحیت کا آغاز کیا تو پوری قوت کے ساتھ ملکی سرحدوں کا دفاع کیا جائے گا۔

○ سری نگر میں حضرت بل کمپلکس میں پھر ایک دفعہ آگ لگ گئی ہے۔ جسے بعد ازاں بجھا دیا گیا۔ سری نگر میں تعینات صحافیوں اور اقوام متحدہ کے مبصروں کو جو درگاہ جانا چاہتے تھے فوجیوں نے انہیں داخلے کی اجازت نہیں دی۔ محاصرہ ختم کرانے کے لئے جاری مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔ مذاکرات میں شامل رہنماؤں کا موقف ہے کہ بھارتی حکومت بحران کے خاتمے کے لئے مخلص نہیں۔

○ جموں و کشمیر کنٹرول لائن پر بھارتی فوج کی اندھا دھند فائرنگ سے ۴- افراد زخمی اور متعدد مکانات تباہ ہو گئے ہیں۔ بھارتی حکام نے جنگ بندی لائن پر میزائل نصب کر دئے ہیں۔ جس کی وجہ سے لوگوں نے اپنے گھر چھوڑ کر محفوظ مقامات پر منتقل ہونا شروع کر دیا ہے۔

○ مسٹر فاروق احمد لغاری نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہم اقوام متحدہ میں مسئلہ کشمیر اٹھانے کی بجائے انسانی حقوق پر قرارداد پیش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں کشیدگی اور حضرت بل کا محاصرہ ختم ہونے سے پہلے پاکستان اور بھارت کے درمیان مذاکرات کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

○ فاٹا کے ارکان قومی اسمبلی اور سینیٹروں نے وزیر اعظم بے نظیر سے ملاقات کی۔ اور انہیں وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالنے پر مبارک باد دی اور انہیں اپنے مسائل سے آگاہ کیا۔

○ سابق نگران وزیر اعظم معین قریشی صدارتی امیدوار بننے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے اسلام آباد کی اعلیٰ شخصیات کو اپنی رضامندی سے آگاہ کر دیا ہے۔ لیکن وہ اپنی امیدواری کا اعلان غلام اسحاق خان کی دستبرداری اور بے نظیر یا نواز شریف میں سے کسی ایک کی حمایت حاصل ہوتے ہی کریں گے۔ متعدد شخصیات نے نئے صدر کے نام پر اتفاق رائے حاصل کرنے کے لئے صلاح مشورے شروع کر دیئے ہیں اور معین قریشی کی لابی سرگرم ہو گئی ہے۔ تاہم اگر وہ متفقہ امیدوار بن گئے تو ۷- نومبر تک وطن واپس آجائیں گے۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ وسیم سجاد، غلام اسحاق اور معین قریشی کا صدارتی الیکشن لڑنا یقینی ہے۔ ان کے علاوہ حامد ناصر چٹھہ، نصر اللہ اور بلخ شیر مزاری بھی ممکنہ امیدوار ہیں جبکہ اصغر خان اور اسلم بیگ بھی صدر بننا چاہتے ہیں۔ لیکن کوئی جماعت ان کی حمایت نہیں کر رہی۔

○ وفاقی وزیر قانون و پارلیمانی امور ڈاکٹر شیر افگن نے کہا ہے کہ حقیقی پارلیمانی نظام حکومت کی بحالی کے لئے آٹھویں آئینی ترمیم میں ردوبدل ناگزیر ہے۔ انہوں نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران بتایا کہ ۸ ویں ترمیم میں ردوبدل کے لئے قانونی ماہرین بل کی تیاری میں مصروف ہیں لیکن اس سلسلہ میں اپوزیشن کی حمایت حاصل کی جائے گی۔

○ بی بی سی کے مطابق مقبوضہ کشمیر جذباتی اور نفسیاتی طور پر بھارت سے آزاد ہو چکا ہے۔ لندن ٹائمز کے نامہ نگار کرس تھامس کے حوالے سے بی بی سی نے بتایا کہ غاصب بھارتی افواج کے انتہائی وحشیانہ مظالم کے باعث کوئی کشمیری بھارت کا حامی نہیں رہا۔

تبدیلی فون نمبر

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ کے فون نمبر تبدیل ہو گئے ہیں۔
دواخانہ = نیانمبر 211538 پرانانمبر ~~538~~
گھر = نیانمبر 212238 پرانانمبر ~~338~~

تبدیلی فون نمبر

مجید آئرن سٹور گولبازار ربوہ کا فون تبدیل ہو گیا ہے۔
دوکان = نیانمبر 211435 پرانانمبر ~~435~~
گھر = نیانمبر 212435 پرانانمبر ~~740~~

جرمن ہومیو پیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، اور بائیو کیمک کی تمام ادویات۔ خالی شیشیاں کے علاوہ ہر قسم کی ٹکیاں اور گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں
کیور ٹیو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار ربوہ پاکستان۔ فون آفس ۱۷۱، کلینک ۶۰۶

ضرورت برائے کنسٹرکشن کمپنی

ہماری کنسٹرکشن کمپنی کو مندرجہ ذیل آسامیوں کیلئے ضرورت ہے۔
- آرکیٹیکچر ایک
- ڈرافٹ مین ایک
- سپروائزر (ڈپلومہ ہولڈر) ایک تجربہ کم از کم ۲ سال)
- چوکیدار ایک

برائے رابطہ
سید عبد الشکور
F/۱۰۵ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور فون: ۸۵۷۲۹۶

حبوب مفید اطہراء ۳۰ گرام -/۳۰ ، ۶۰ گرام -/۶۰
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) -/۱۵۰ روپے
زوجام عشق خاص -/۶۰ روپے
روشن کاجل -/۵ روپے
تریاق معدہ -/۱۲ روپے ، -/۲۴ روپے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون ۲۱۱۴۳۴ ، ۲۱۲۴۳۴